روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 24 اگست 2002ء 14 جمادی الثانی 1423 ہجری - 24 ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 192

سیرت صدیقی

آنحضرت ﷺ نے آخری بیماری میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں سات سو کا لشکر شام کی طرف بھجوایا تھا۔ ابھی وہ زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی۔ صحابہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ مدینہ کے اردگرد بہت سے قبائل مرتد ہو گئے ہیں اس لئے اس لشکر کو روک لیجئے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا خدا کی قسم اگر مدینہ کی گلیوں میں کتے عورتوں کو گھسیٹتے پھریں تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا جسے خدا کے رسول نے روانہ کیا ہے

(تاریخ الخلفاء ص 74- نور محمد اصح المطابع کراچی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

امام الزمان اس شخص کا نام ہے کہ جس شخص کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کی معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر لیتا ہے۔ وہ ہر ایک قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پا کر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافر خانہ میں آئی ہے۔ اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر (دینی) فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے۔ اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں ان کو بھی اعلیٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں۔ اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور (دینی) خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں اس کو عطا کئے جاتے ہیں۔ اور بایں ہمہ چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کو دنیا کے بے ادبوں اور بدزبانوں سے بھی مقابلہ پڑے گا۔ اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلیٰ درجہ کی اس کو عطا کی جاتی ہے اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اس کے دل میں ہوتی ہے اور اخلاقی قوت سے یہ مراد نہیں کہ ہر جگہ وہ خواہ نخواہ نرمی کرتا ہے۔ کیونکہ یہ تو اخلاقی حکمت کے اصول کے برخلاف ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ جس طرح تنگ ظرف آدمی دشمن اور بے ادب کی باتوں سے جل کر اور کباب ہو کر جلد مزاج میں تغیر پیدا کر لیتے ہیں اور ان کے چہرہ پر اس عذاب الیم کے جس کا نام غضب ہے۔ نہایت مکروہ طور پر آثار ظاہر ہو جاتے ہیں اور طیش اور اشتعال کی باتیں بے اختیار اور بے محل منہ سے نکلتے چلے جاتے ہیں۔ یہ حالت اہل اخلاق میں نہیں ہوتی۔ ہاں وقت اور محل کی مصلحت سے بھی معالجہ کے طور پر سخت لفظ بھی استعمال کر لیتے ہیں۔ لیکن اس استعمال کے وقت نہ ان کا دل جلتا نہ طیش کی صورت پیدا ہوتی ہے نہ منہ پر جھاگ آتی ہے ہاں کبھی بناوٹی غصہ رعب دکھلانے کے لئے ظاہر کر دیتے ہیں۔ اور دل آرام اور انبساط اور سرور میں ہوتا ہے۔

(ضرورۃ الامام - روحانی خزائن جلد 13 ص 477)

احمدی طالبات متوجہ ہوں

وہ تمام احمدی طالبات جن کو بامر مجبوری کسی مخلوط ادارہ میں یا ایسے تعلیمی ادارہ میں جہاں تدریسی عملہ مرد حضرات پر مشتمل ہو داخلہ لینا پڑ رہا ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ داخلہ سے قبل بذریعہ نظارت تعلیم مطبوعہ فارم پر حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لیں۔ اسی طرح وہ تمام احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت لئے داخلہ حاصل کر چکی ہیں ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ بھی فوری طور پر نظارت تعلیم سے فارم حاصل کر کے اجازت حاصل کرنے کی درخواست دے دیں۔

(نظارت تعلیم)

طلباء نصرت جہاں انٹر کالج متوجہ ہوں

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے تمام فرسٹ ائیر اور سیکنڈ ائیر کے طلباء کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ان کی کلاسز مورخہ 28- اگست 2002ء بروز بدھ صبح 8 بجے سے شروع ہو رہی ہیں۔ تمام طلباء کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ بروقت حاضر ہو کر اپنی کلاسز Attend کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

ضرورت لیڈی ٹیچر

نصرت جہاں اکیڈمی سینئر گرلز سیکشن میں فزکس پڑھانے کیلئے لیڈی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ جماعتی اداروں میں خدمت کا جذبہ رکھنے والی خواتین اپنی درخواستیں بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن لکھ کر صدر صاحبہ حلقہ کی تصدیق سے مورخہ 25- اگست 2002ء تک خاکسار کو بھجوا دیں۔
تعلیمی قابلیت M.Sc. فزکس ہونی ضروری ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

گلشن احمد نرسری میں موجود سہولت

1- گھروں میں خوبصورت لان بنانے کیلئے بہترین قسم کا گھاس اور خوبصورت پودے۔
2- گھروں میں لان میں کام کرنے کیلئے تجربہ کار مالی
3- کیاریوں میں مکھی مچھر اور کیڑے مکوڑے کے خاتمہ کیلئے
4- پودوں میں ڈالنے کیلئے دیمک کی دوائی۔ ان تمام امور کیلئے گلشن احمد نرسری 213306 سے رابطہ کریں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری)

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1926ء

29 جنوری — قادیان میں پہلی بار ایک جلسہ میں 24 زبانوں میں تقاریر کی گئیں۔ اس جلسہ کے منتظم حضرت مفتی محمد صادق صاحب تھے۔ آخر پر حضرت مصلح موعود نے تقریر فرمائی۔

جنوری — قادیان کے تارگھر کا افتتاح ہوا۔ حضور نے پہلا پیغام ہندوستان کی بعض مشہور جماعتوں کے نام بھیجا۔

کیم فروری — حضرت مصلح موعود کا پانچواں نکاح حضرت عزیزہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب سے حضرت سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

2 فروری — حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کا خاندان کابل میں لمبے عرصہ تک مظالم برداشت کرنے کے بعد سرائے نورنگ ضلع بنوں میں ہجرت کر کے آ گیا یہاں ان کی پہلے سے جاگیر موجود تھی۔

22 فروری — سیالکوٹ کی جامع بیت الذکر کبوتراں والی سے احمدیوں کو بے دخل کرنے کے لئے کوشش کی گئی۔ آخر عدالت نے 22 فروری کو جماعت کے حق میں فیصلہ سنایا۔

کیم مئی — حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے یتیم بچوں اور غرباء کے لئے دارالشیوخ قائم کیا۔

22 مئی — حضور نے قصر خلافت کا سنگ بنیاد رکھا۔

26 مئی — قادیان سے احمدیہ گزٹ کا اجراء ہوا جو چند سال جاری رہا۔

18 جون — سونگھڑہ کی بیت الذکر کا افتتاح ہوا جو بنگال، بہار اور اڑیسہ میں پہلی بیت الذکر تھی۔

کیم جولائی — حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

29 جولائی تا **11** اکتوبر — حضور کا سفر ڈلہوزی

2 ستمبر — حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

3 اکتوبر — سر شیخ عبدالقادر نے بیت الفضل لندن کا افتتاح کیا۔

اکتوبر — قصر خلافت کی عمارت پایہ تکمیل کو پہنچی۔

25 اکتوبر — مولانا ظہور حسین صاحب مربی سلسلہ روس میں دو سال تک قید و بند کی صعوبتوں کے بعد قادیان پہنچے۔

کیم نومبر — حضرت ماسٹر محمد علی صاحب اظہر رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

5 نومبر — حضور نے احمدی بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کے لئے انجمن انصار اللہ قائم فرمائی۔

15 دسمبر — لجنہ اماء اللہ کے رسالہ مصباح کا اجراء ہوا۔ پہلے ایڈیٹر حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب تھے۔

دسمبر — قادیان سے انگریزی اخبار 'سن رائز' کا اجراء ہوا۔ اس کے ایڈیٹر مولوی محمد الدین صاحب تھے۔ اکتوبر 50ء کے بعد بند کر دیا گیا۔

23 دسمبر — حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق تحریک شدھی کے علمبردار سوامی شردھانند قتل ہو گئے۔

دسمبر — حضور نے ہندو مسلم اتحاد کے متعلق وائسرائے ہند لارڈ اروِن کے نام ایک مکتوب لکھا جو اخبارات میں شائع ہو گیا۔

26 تا **28** دسمبر — پہلی بار جلسہ سالانہ کے موقع پر بڑے بڑے پوسٹر شائع کئے گئے نیز مہمانوں کو بٹالہ سے قادیان پہنچانے کے لئے پہلی بار موٹروں کا انتظام کیا گیا۔ 26 دسمبر کو شبینہ اجلاس میں 47 زبانوں میں تقریریں ہوئیں۔ 28 دسمبر کو حضور نے مسئلہ نبوت پر خطاب فرمایا۔ پونے دو سو کے قریب خواتین نے بیعت کی اور زنانہ دستکاریوں کی نمائش بھی لگائی گئی۔ جلسہ کی کل حاضری 12117 تھی۔

متفرق

——— حضور نے "حق الیقین فی ہفوات المسلمین" تصنیف فرمائی۔

——— حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب 1926ء تا 1935ء ممبر قانون ساز اسمبلی پنجاب رہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر
نمبر 220

آنحضرتؐ کے مقدس تبرکات
اور ان کے اثرات

4 جولائی 1903ء کی مجلس عرفان کے دوران حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نے عرض کیا کہ حضرت خالد بن ولید جب جنگوں میں جاتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک جو کہ آپ کی پگڑی میں بندھے ہوتے آگے کی طرف لٹکا لیتے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک دفعہ حج کے وقت سارا سر منڈوایا تھا تو آپ نے نصف سر کے بال ایک خاص شخص کو دے دیئے اور نصف سر کے بال باقی اصحاب میں بانٹ دیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبہ مبارک کو دھو دھو کر مریضوں کو بھی پلاتے تھے اور مریض اس سے شفایاب ہوتے تھے۔ ایک عورت نے ایک دفعہ آپ کا پسینہ بھی جمع کیا۔ یہ تمام ذکر سن کر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:۔

"پھر اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ بہرحال اس میں کچھ بات ضرور ہے جو خالی از فائدہ نہیں ہے اور تعویذ وغیرہ کی اصل بھی اس سے نکلتی ہے بال لٹکائے تو کیا اور تعویذ باندھا تو کیا۔۔۔۔۔ مگر ان تمام باتوں میں تقاضائے محبت کا بھی دخل ہے"۔

پھر فرمایا:۔

"صدق و وفا میں جو عظیم الشان انسان ہوتے ہیں ان کے صغائر کا ذکر کرنے سے سلب ایمان ہو جاتا ہے۔ خدا تو ان صغائر کو عفو کر دیتا ہے اور ان کے کارناموں کی عظمت اس قدر ہوتی ہے کہ اس کے مقابلہ میں صغائر کا ذکر کرتے ہی شرم آتی ہے اس لئے وہ رفتہ رفتہ ایسے معدوم ہو جاتے ہیں کہ پھر ان کا نام و نشان ہی نہیں رہتا"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 358,357)

رسول اللہ کی ایمان افروز مجلس

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

"ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رو رہے تھے تو حضرت ابوبکر نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو کہا: جب میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا ہوں تو اس وقت دل نرم اور اس کی حالت بدلی ہوئی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ ابوبکر نے فرمایا کہ یہ حالت تو میری بھی ہے پھر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کل ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا۔۔۔۔۔۔ انسان کے دل میں قبض اور بسط ہوا کرتی ہے جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 455)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے

فتح اسلام، توضیح مرام، ازالہ اوہام

کی روحانی تاثیرات اور سعید روحوں کے انقلاب انگیز واقعات

عبدالسمیع خان

قسط اول

حضرت مسیح موعود کو 1890ء میں اطلاع دی گئی کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ ایک طویل عرصہ سے جاری عقیدہ سے انحراف کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا اس لئے حضور نے ایک ہی تسلسل میں تین کتب لکھ کر تفصیل سے اپنا دعویٰ اور دلائل بیان فرمائے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"جو کچھ اس عاجز نے مثیل مسیح کے بارے میں لکھا ہے یہ مضمون متفرق طور پر تین رسالوں میں درج ہے یعنی فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں۔ پس مناسب ہے کہ جب تک کوئی صاحب ان تینوں رسالوں کو غور سے نہ دیکھ لیں تب تک کسی مخالفانہ رائے ظاہر کرنے کے لئے جلدی نہ کریں"

(توضیح مرام)

ان تینوں کتب سے بے شمار سعید روحوں نے ہدایت پائی۔ ان میں سے چند ایک کے ایمان افروز واقعات درج ذیل ہیں۔

یہ نعمت خدا نے ہمیں بخشی ہے

حضرت شیخ نور احمد کو حضرت مسیح موعود کی شہرہ آفاق کتاب براہین احمدیہ کا پہلا حصہ شائع کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ یہ کام آپ نے پادری رجب علی کے مطبع سفیر ہند پریس کے توسط سے کیا اور پھر اپنا پریس الگ لگالیا اور براہین احمدیہ کے چاروں حصے سرمہ چشم آریہ اور شحنہ حق شائع کی اس کے بعد کے حالات وہ یوں تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت صاحب نے مجھے تحریر فرمایا کہ ایک کاتب ہمارے پاس قادیان بھیج دیں ایک چھوٹا سا رسالہ لکھوانا ہے ان دنوں شیخ محمد حسین صاحب موصوف مرحوم ہی میرے پاس تھے اور وہ خود بھی قادیان جانے کا ارادہ کر رہے تھے میں نے ان کو بھیجدیا۔ حضرت نے ان سے ایک رسالہ "فتح اسلام" لکھوایا جس میں آپ کے مسیح موعود ہونے کے دعوے کا ذکر تھا۔ شیخ صاحب مرحوم کاپیاں لے کر میرے پاس امرتسر واپس آئے اور کہا کہ حضرت نے اس کو چھاپنے کے لئے آپ کے پاس بھیجا ہے اور شیخ صاحب کے دل میں میرے متعلق یہ خیال تھا کہ خبر نہیں یہ رسالہ چھاپیں یا نہ چھاپیں کیونکہ سلطنت بھی عیسائی ہے اور پادری حضرت مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا کہنے والے موجود ہیں۔ معلوم نہیں حکومت کی طرف سے کوئی باز پرس یا عتاب ہو یا یہ رسالہ ضبط ہو جائے یا بند کر دیا جائے اور خدا جانے پریس والے اور کاتب بھی گرفتار ہوں یا کسی اور مصیبت کا سامنا ہو۔ شیخ صاحب نے کہا یہ رسالہ اس قسم کا ہے آپ چھاپ دیں گے یا نہیں؟ میں نے اس کو دیکھ کر کہا کہ میں اس کو ضرور چھاپوں گا میری تو مراد بر آئی اور تمنا پوری ہوئی، دعائیں قبول ہوئیں اس بات کا تو مدتوں سے انتظار تھا۔ لاکھوں علماء صوفیاء اولیاء، ابدال، اقطاب اسی انتظار میں چل بسے۔ یہ نعمت خدا نے ہمیں بخشی ہم کیوں نہ اس کو بسر و چشم قبول کریں اور کیوں چھوڑیں۔

چنانچہ میں نے اس کو چھاپا اور قادیان یہ رسالہ پہنچایا..........

حضرت اقدس نے رسالہ "فتح اسلام" کے بعد اس کا دوسرا حصہ "توضیح مرام" شائع فرمایا، یہ بھی میں نے ہی چھاپا اس پر اور بھی شور و شر بڑھا۔ حضرت نے پھر تیسرا حصہ "ازالہ اوہام" لکھا مخالف میرے پیچھے پڑے رہتے تھے۔ اور بار بار یہی کہتے کہ ایسی کتابیں نہ چھاپو یہ کتابیں دین کے خلاف ہیں اور گورنمنٹ انگریزی کے بھی خلاف ہیں تم کو کچھ خوف نہیں آتا میں ان کے جواب میں کہتا کہ میں تو "براہین احمدیہ" کے زمانہ سے آپ کو خوب جانتا ہوں اور سچا اور راستباز سمجھتا ہوں اور اب بھی اسی یقین پر قائم ہوں کہ آپ منجانب اللہ بحکم والہام الٰہی مبعوث فرمائے گئے ہیں۔

میں نے تو حضرت مرزا صاحب سے بیعت کرنے کا بہت پہلے ہی ارادہ کیا تھا لیکن آپ نے اس وقت فرمایا تھا کہ ابھی بیعت لینے کا حکم نہیں ہے اور جب آپ نے بحکم الٰہی یہ الہام ربانی بیعت لی تو میں نے بہ انشراح صدر بیعت کر لی۔

(رسالہ نور احمد۔ از نور احمد ص 8 تا 13)

رسالہ لاجواب ہے

حضرت صوفی نبی بخش صاحب براہین احمدیہ کے مطالعہ کے بعد حضرت مسیح موعود سے قادیان میں ملاقات کر چکے تھے اور تحقیق کا سلسلہ جاری تھا۔

آپ بیان فرماتے ہیں:۔

"اپریل 1889ء سے اپریل 1892ء تک خاکسار انجمن حمایت اسلام کا مہتمم کتب خانہ رہا اور حضور کا ایک مضمون "ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب" میرے ہی اہتمام سے چھاپا گیا۔ ایک دن حسب معمول میں انجمن کے کتب خانہ میں گیا۔ ان دنوں رسالہ فتح اسلام چھپ چکا تھا اس کی ایک کاپی انجمن کے دفتر میں بھی پہنچی۔ بہت سے مولوی صاحبان جن میں اکثر اہلحدیث تھے اس کو پڑھتے اور نہایت تعجب سے کہتے کہ جو کچھ مرزا صاحب نے لکھا ہے اس کو کوئی بھی نہیں مانے گا۔ مگر یہ رسالہ لاجواب ہے۔ اس کا بھی کوئی جواب نہیں۔ اس کے بعد رسالہ توضیح مرام بھی میری نظر سے گزرا۔ ان دونوں رسالوں کے شائع ہونے کے بعد ہندوستان میں ایک سخت طوفان برپا ہوا۔ اور ہر طرف سے کفر کے فتوے تیار ہوئے یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود کو قادیان میں ایک جلسہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مجھے بھی ایک کارڈ پہنچا لیکن بعض ضروری خانگی امورات کی وجہ سے میں نے حاضر خدمت ہونے سے انکار کر دیا۔ لیکن اسی ہفتہ میں پھر دوبارہ کارڈ پہنچا۔ جس کے الفاظ تھے۔

"دسمبر کی تعطیلات پر آپ ضرور قادیان تشریف لاویں اور خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو اپنے جذب خاص سے اپنی طرف کھینچ لے"۔

ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر میں نے اس خط کو پڑھا اور مجھ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ میں نے تمام خانگی امورات کو جن کی بناء پر قادیان آنے سے معذرت کی تھی۔ خیر باد کہی اور مصمم ارادہ کیا کہ قادیان جانا ضروری ہے۔

"الغرض 27 دسمبر 1891ء کے جلسے پر جس میں حاضرین کی تعداد اسی کے قریب تھی میں بھی حاضر خدمت ہوا۔ اور جلسہ کے بعد بیعت کر لی۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص 93)

مامور کی خوشبو

حضرت میرزا محمد اسماعیل قندھاری فرماتے ہیں:۔

"براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد قریباً 1887ء میں ایک دن صبح تہجد پڑھ کر اپنے مکان واقع محلہ گلباد شاہ میں اپنے مخصوص کمرہ میں مراقبہ بیٹھا تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ میرے کمرے کی چھت جانب شرق دیوار سے اوپر اٹھ گئی ہے۔ اور تیز روشنی میرے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے بعد جب روشنی قدرے مدھم ہوئی۔ تو میں نے ایک بزرگ کو سرو قد اپنے سامنے کھڑا دیکھا۔ میں نے اٹھ کر اس سے مصافحہ کیا۔ اور باادب دوزانو ہو کر سامنے بیٹھا۔ اور پھر کشفی حالت بدل گئی۔

ایک عرصہ دراز کے بعد جب حضرت مسیح موعود کی تصویر پشاور میں آئی۔ اور میں نے دیکھی۔ تو میں نے شناخت کیا کہ وہ یہی حضرت مسیح موعود تھے۔ جن کو میں نے کشف میں دیکھا تھا۔ حضرت میرزا صاحب نے ایک عرصہ دراز تک یہی سمجھا۔ کہ میرا مصافحہ کرنا ان سے بیعت کے مترادف ہے۔ حضرت میرزا صاحب فرماتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود نے کچھ عرصہ بعد 1891ء میں توضیح مرام اور فتح اسلام رسالے لکھے۔ اور شائع کئے۔ تو میرے پاس بھی بہ سبب براہین احمدیہ کے خریدار ہونے کے ارسال کئے۔ جب میں نے پڑھے۔ تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کا کوئی مامور بول رہا ہے۔ کیونکہ اس سے قبل میں کتب انبیاء بنی اسرائیل سے واقف ہو چکا تھا۔ میں نے بعد از مطالعہ یہ کتب حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب کو دیئے۔ اور ان سے بھی کہا۔ کہ مجھے اس شخص کے کلام سے (ماموروں) کے کلام کی خوشبو آ رہی ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے 1911ء میں بیعت کر لی۔ (تاریخ احمدیہ سرحد ص 12)

تسلیم کرلیا

حضرت میرزا محمد اسماعیل صاحب قندہاری نے حضرت مولانا غلام حسن صاحب پشاوری کی توجہ حضرت مسیح موعود کی کتب کی طرف پھیری۔ پہلے براہین احمدیہ پڑھنے کو دی۔ پھر توضیح مرام اور فتح اسلام ۔ جب حضرت مسیح موعود نے وفات مسیح کا اعلان فرمایا۔ تو آپ نے فرمایا کہ احادیث کی رو سے تو حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔ مگر بعد ازاں آپ نے حضرت عیسیٰ کو فوت شدہ تسلیم کیا۔ اور حضرت مسیح موعود کی ملاقات کیواسطے لدھیانہ تشریف لے گئے۔ مگر صرف ملاقات کر کے واپس تشریف لائے اور پھر پشاور سے بذریعہ خط 1889ء میں بیعت کرلی۔

(تاریخ احمدیہ سرحد ص27)

بیعت منظور ہے

حضرت سید محمد حسین شاہ صاحب 7راگست 1883ء کو قصبہ راہوں ضلع جالندھر میں اہل سنت والجماعت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم راہوں اور لدھیانہ میں حاصل کی۔ 1898ء میں مالیر کوٹلہ سے انگریزی مڈل پاس کیا۔ اغلباً 1898ء کے وسط میں جب آپ مزید تعلیم لدھیانہ میں حاصل کر رہے تھے کہ حضرت مسیح موعود کی تقریر لدھیانہ میں ہوئی جسے آپ نے سنا اور حضرت مسیح موعود کی زیارت کا پہلی دفعہ موقعہ ملا۔

آپ کے ماموں زاد بھائی ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب 1898ء کے قریب آپ کے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئے۔ جن کی دعوت الی اللہ کا آپ پر بھی اثر ہوا۔ 1901ء میں آپ کی شادی ماہل پور ضلع ہوشیار پور میں ایک معزز ہاشمی خاندان میں ہو گئی۔ آپ کی بیوی برکت النساء بیگم کے بڑے بھائی قاضی شاہ دین صاحب جو نمبردار اور امام مسجد قصبہ ماہلپور تھے۔ 1902ء میں احمدی ہو گئے۔ انہوں نے آپ کو حضرت صاحب کی کتب فتح اسلام اور ازالہ اوہام پڑھنے کو دیں۔ ان کے پڑھنے سے حضرت مسیح موعود کی صداقت آپ پر واضح ہوگئی۔ انہی دنوں آپ نے اپنا مکان راہوں میں بنوایا۔ وہاں کے حضرت حاجی رحمت اللہ صاحب نے جو احمدی ہو چکے تھے آپ سے پوچھا کہ احمدیت کے متعلق اب آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے آپ نے کہا کہ اب تو کوئی اعتراض باقی نہیں رہا تو حاجی صاحب نے ماہ ستمبر 1905ء میں آپ کو ایک کارڈ دیا کہ جب کوئی اعتراض باقی نہیں تو بیعت کا خط لکھ دیں۔ چنانچہ آپ نے وہ خط قادیان میں حضرت مسیح موعود کے حضور لکھ دیا تو قادیان سے جواب آیا کہ تمہاری بیعت منظور ہے۔ نمازوں میں استقلال پیدا کرو۔ درود شریف اور استغفار میں لگے رہو اور تہجد پڑھنے کا بھی شغل رکھو۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص357)

ایمان میں تازگی

محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے بزرگ حنفی المذہب تھے۔ مگر آپ چونکہ ہر وقت سچائی کی جستجو میں لگے رہتے تھے اس لئے جلد ہی آپ اہلحدیث گروہ میں شامل ہو گئے۔ سکاچ مشن ہائی سکول سیالکوٹ میں پڑھتے تھے۔ جہاں پادری ینگ سن سے بحث ومباحثہ رہتا تھا۔ مگر حیات مسیح کے عقیدہ کی وجہ سے سخت زک اٹھانا پڑتی تھی۔ جس کی وجہ سے دین میں شبہات پیدا ہو گئے تھے۔ بعض مرتبہ یہ بھی خیال آتا تھا کہ کیوں نہ آریہ بن جائیں۔ طبیعت کی اس بے چینی کے زمانہ میں آپ کے دادا صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب "فتح اسلام" دکھائی اور فرمایا کہ دیکھو چودھویں صدی کا کرشمہ کہ ایک شخص میرزا غلام احمد قادیانی نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ کتاب اس نے شائع کی ہے۔ آپ نے جو اس کتاب کو پڑھنا شروع کیا تو جب تک ختم نہ ہوئی اسے ہاتھ سے نہ چھوڑا اور خوشی سے اچھل پڑے۔ کچھ دنوں بعد حضرت مسیح موعود سیالکوٹ تشریف لے گئے اور حضرت حکیم حسام الدین صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔ حضرت کو دیکھتے ہی دل اس یقین سے بھر گیا کہ یہ منہ جھوٹے کا نہیں ہو سکتا۔ حضور کی اقتداء میں عصر کی نماز بھی پڑھی۔ مختلف مسائل دینیہ پر گفتگو بھی سنی۔ مگر حضور کے تشریف لے جانے کے بعد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے صدر سیالکوٹ کی جامع مسجد میں ایسی تقریر کی کہ آپ کا روحانی سکون برباد ہو گیا۔ ان ایام میں آپ کو ایک چشتیہ صابریہ خاندان کے صوفی منش بزرگ سے ملنے کا اتفاق ہوا ان سے آپ نے بہت سے اوراد و وظائف سیکھے مگر طبیعت کو سکون نصیب نہ ہوا۔ انہی ایام میں ایک فوجی احمدی حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم سے "براہین احمدیہ" مل گئی۔ اسے پڑھ کر ایمان میں تازگی پیدا ہوئی اور یقین ہو گیا کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ سمجھ میں آئے یا نہ آئے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دین کی صداقت کے دلائل صرف آپ ہی بیان کر سکتے ہیں۔ لاہور میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" والا مضمون سن کر اس خیال کو اور بھی تقویت پہنچی۔ اس کے بعد آپ کچھ عرصہ کے لئے بسلسلہ ملازمت افریقہ چلے گئے۔ وہاں بھی بعض احمدیوں سے ملاقات رہی۔ جب واپس آئے تو ظفر وال ضلع سیالکوٹ میں اور پھر شکر گڑھ ضلع گورداسپور میں پلیگ ڈیوٹی پر متعین ہوئے۔ اہل وعیال امرتسر میں تھے۔ ایک روز جو یہ اطلاع ملی کہ آپ کا لڑکا ممتاز احمد جو اس وقت دو سال کا تھا عارضہ ٹائیفائیڈ فیور سخت بیمار ہے تو آپ گھبرا گئے۔ ایک ہفتہ کی رخصت لے کر گھر پہنچے۔ مگر رخصت ختم ہوئی اور بچے کے بخار میں ذرہ بھر افاقہ نہ ہوا۔ بیگم صاحبہ نے کہا گورداسپور تو جانا ہی ہے قادیان میں جا کر حضرت مرزا صاحب سے دعا ہی کروالو۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ فضل کر دے۔ بیوی کے یہ الفاظ سن کر قادیان کی راہ لی۔ دو بجے رات قادیان پہنچے دیکھا کہ بیت مبارک تہجد گزار لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور حضرت اقدس اندر تہجد پڑھ رہے ہیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر بے حد اثر ہوا۔ اپنے پرانے رفیق حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ کو حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا۔ بس حضور کو دیکھتے ہی سارے شکوک وشبہات کافور ہو گئے علیحدگی میں ملاقات کی ۔ وظیفہ پوچھا تو فرمایا "یہی نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور سمجھ کر پڑھا کرو"۔ حضور کی یہ تلقین سن کر دل پر خاص اثر ہوا۔ بچے کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کردی۔ بیعت کر کے ڈیوٹی پر شکر گڑھ پہنچے۔ تیسرے روز خط ملا جس میں لکھا تھا کہ لڑکا بالکل اچھا ہے ہرگز کوئی فکر نہ کریں۔ رخصت لے کر گھر پہنچے۔ پتہ چلا کہ جس روز صبح حضرت اقدس سے دعا کروائی تھی اس روز حالت بہت خراب تھی مگر پچھلی رات اچانک بخار اتر گیا۔ معالج ڈاکٹر کو جب اطلاع ہوئی تو وہ مانتا ہی نہ تھا مگر جب اس نے خود ٹمپریچر لیا اور نبض دیکھی تو حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ یہ تو کوئی اعجاز مسیحائی ہے کہ مردہ زندہ ہو گیا۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص315)

خواب میں مل چکی ہے

حضرت میاں میر ابخش صاحب پیدائش 1869ء بیعت 1900ء۔ فرماتے ہیں میرے بھائی غلام رسول پہلے احمدی ہوئے۔ میں ان کی دکان پر جاتا ان کی مخالفت کیا کرتا تھا۔ گو یہ ان پڑھ تھے مگر باتیں لاجواب کرتے تھے۔ انہوں نے کچھ ٹریکٹ مجھے

باقی صفحہ 6 پر

رسالہ "فتح اسلام" ابھی امرتسر میں چھپ ہی رہا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اتفاقاً امرتسر پہنچے اور انہوں نے اس رسالہ کے پروف مطبع ریاض ہند سے منگوا کر دیکھے۔ اور دیکھتے ہی آگ بگولا ہو گئے۔ انہیں غصہ اس بات پر تھا کہ مجھ سے اپنے دعویٰ سے متعلق آپ نے مشورہ کیوں نہیں کیا۔ چنانچہ انہی دنوں جب ایک شخص نے انہیں بتایا کہ حضور ایک ایسی کتاب لکھ رہے ہیں جس میں وفات مسیح کا ذکر ہے تو وہ کہنے لگے کہ انہوں نے ہم سے تو کوئی ذکر نہیں کیا۔ بہر حال "فتح اسلام" میں آپ کا دعویٰ مسیحیت پڑھتے ہی ان کی عقیدت کا گزشتہ رنگ اڑ گیا۔ اور انہوں نے لکھا کہ اس رسالہ کے دیکھنے اور سننے سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے اس میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ مسیح موعود (جن کے قیامت سے پہلے آنے کا خدا تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں اشارۃً اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلام مبارک میں جو صحاح احادیث میں موجود ہے صراحۃً وعدہ دیا ہے وہ) آپ ہی ہیں۔ اگر آپ کا یہی دعویٰ ہے تو آپ صرف "ہاں" تحریر فرما دیں زیادہ توضیح کی تکلیف نہ اٹھاویں اور اگر اس دعویٰ سے کچھ اور مراد ہے تو اس کی توضیح کریں۔ حضرت اقدس نے 5 فروری 1891ء کو لکھا کہ آپ کے استفسار کے جواب میں میں صرف "ہاں" کافی سمجھتا ہوں۔ اس جواب پر مولوی صاحب آپے سے باہر ہو گئے اور آپ سے طویل سلسلہ مراسلت شروع کر دیا (جس کی نقل انہوں نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ جلد 12 نمبر 12 میں شائع کردی) بٹالوی صاحب نے لکھا کہ آپ اگر اس دعویٰ میں حضرت خضر کی طرح معذور ہیں تو میں اس کے انکار میں حضرت موسیٰ کی طرح مجبور ہوں۔ حضرت اقدس نے "فتح اسلام" اور "توضیح مرام" کا ایک ایک نسخہ انہیں بھجواتے ہوئے لکھا کہ "مجھے اس سے کچھ غم اور رنج نہیں کہ آپ جیسے دوست مخالفت پر آمادہ ہوں............کل میں نے اپنے بازو پر یہ لفظ اپنے تئیں لکھتے ہوئے دیکھا کہ میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے۔ اور اس کے ساتھ مجھے الہام ہوا (یقیناً میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے ہدایت دے گا) سو میں جانتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کوئی حجت ظاہر کر دے گا۔ میں آپ کے لئے دعا کروں گا مگر ضرور ہے کہ جو آپ کے لئے مقدر ہے وہ سب آپ کے ہاتھ سے پورا ہو جائے"۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو فتح اسلام اور توضیح مرام کے نسخے پہنچے تو انہوں نے اپنے اس فیصلے کا اعلان کر دیا کہ "(اشاعۃ السنہ) کا فرض اور اس کے ذمہ یہ ایک قرض تھا کہ اس نے جیسا اس کو (یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود کو ناقل) دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا ویسا ہی ان دعاوی جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین میں گرا دے"۔ نیز لکھا کہ فتنہ قادیانی ابھی فتنہ ہے کوئی دن میں قیامت ہوگا۔ اس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے مذہب وامن میں زبردست انقلاب واقع ہونے کا اندیشہ ہے اسی لئے اشاعۃ السنہ کا رسالہ اس کی سرکوبی کیلئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 1 ص 385)

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

بعض نازک مسائل

جناب سعادت خیالی صاحب اپنے کالم میں صدر مملکت کی نشری تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"صدر مشرف کی نشری تقریر میں نئی مساجد کی تعمیر کے لئے حکومت سے عدم اعتراض کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی شرط بظاہر بڑی بوجھل لگتی ہے لیکن جنہوں نے ایسے قبضہ گروپ ہر تیسرے روز دیکھے ہیں کہ جو کاروباری مراکز کے چوراہوں میں چار اینٹیں اکٹھی کر کے مسجدیں بنا لیا کرتے ہیں اور پھر اسلام کے نام پر وہاں دکانداریاں شروع کر کے سارے راستوں کو بند کر کے کاروبار میں چلے جاتے ہیں وہ لوگ جانتے ہیں کہ یہ کام کوئی سخت جان اور وہ بھی نظم و ضبط کا پابند جرأت مند اللہ کا سپاہی ایک فوجی ہی کر سکتا تھا۔ پھر مسجدوں کے لاؤڈ سپیکروں اور اذان کی آزادی کا غلط استعمال کرتے ہوئے ایک دوسرے کے فرقوں پر الزام تراشی کے طوفان پر بند باندھنا بھی ان ہی کا کام ہو سکتا تھا۔ صدر نے اپنی تقریر میں اسلام کے نام پر دہشت گردی کا کاروبار کرنے والی مذہبی تنظیموں کے نازک مسئلہ پر ایک ساتھ ہاتھ ڈال کر بظاہر بہت بڑے انڈر اور اپر گراؤنڈ سلسلے کے سامنے تن تنہا خطرہ مول لیا ہے اور سپاہ صحابہ، تحریک جعفریہ، تحریک نفاذ شریعت محمدی، لشکر طیبہ اور جیش محمد کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ ان تنظیموں کے بعض بین الاقوامی دہشت گردوں کی اندرون ملک گرفتاریوں پر کروڑوں روپے کے انعامات کے اعلانات کئے گئے تھے اور ان کے نیٹ ورک کو ختم کرنے پر بے بہا روپیہ سرکاری خزانہ سے خرچ کیا جا رہا تھا لیکن انہیں پکڑنے یا ان کے پکڑے جانے کی صورت میں کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ افسر اور ان کے عدالتی کارروائی کے لئے کوئی دیانتدار ترین جج بھی تیار نہیں ہوا کرتے تھے۔ جن دہشت گردوں نے اپنے خلاف کارروائی کرنے والے سفارت کار، قانون، ایس پی کے درجہ کے اعلیٰ افسروں اور ڈپٹی کمشنروں، کمشنروں، اعلیٰ ترین انتظامیہ کے عہدیداروں منصب داروں، عدالت عظمیٰ کے جسٹس کے ججوں کو لمحوں ہی لمحوں میں انصاف اور دہشت گردی کو چیک کرنے کے جرم میں موت کے گھاٹ اتار دیا ہو، ان کے بال بچوں کو غائب کر دیا ہو اور پھر غلیظ جرأت کا یہ عالم ہو کہ وہ اغوا برائے تاوان کے دن دیہاڑے کیسوں میں ملوث ہوں، کرایہ کے قاتل ہوں، وہ وفاقی وزیر داخلہ ایسے قومی سرمایہ ریٹائرڈ جرنیل معین الدین حیدر کو مذہبی دہشت گردی کے خلاف بھرپور جوتا چلانے پر ان کے فرشتہ سیرت، انسان دوست عوامی خادم بھائی کو قتل کرنے کا تحفہ جواب میں دینے پر قدرت رکھتے ہوں اور بڑے بڑے سیاستدانوں کے زیر سایہ جہاں جس کو اور جس وقت چاہیں قتل کرنے پر اور موٹر سائیکل کے پیچھے رائفل بردار کو بٹھا کر آج تک دن دیہاڑے قتل کرانے اور پکڑے نہ جانے پر قادر ہوں، ان پر ہاتھ ڈالنا اور ملک کے کروڑوں عوام کو ان کے مظالم سے بچانے کے لئے اقدام کرنا ایک بہت بڑی جرأت اور تن تنہا جان پر کھیل جانے والی بے مثال قربانی بلکہ بہادری ہے۔ اگر صدر مشرف سے ہماری کرپٹ اور ملزموں کی پتی دار انتظامیہ نے بھرپور تعاون کیا تو قائد اعظم کا بنایا ہوا یہ صاف ستھرا وطن اپنے محب الوطن محنتی، دیانتدار اور دور بین عوام کی امداد اور تعاون سے جنت کا نمونہ بن جائے گا"۔

(روزنامہ "دن" 14 جنوری 2002ء)

شریک جرم

جناب جاوید چوہدری صاحب اپنے کالم میں لکھتے ہیں:

"یہ ٹھیک ہے یہی وہ سلطنت ہے جس کے اندر کئی ریاستیں، کئی حکومتیں ہیں، جس میں کئی قسم کے لشکر، کئی قسم کے جیش اور کئی قسم کی سپاہ ہیں، جس میں سپاہ بنانا، جیش ترتیب دینا اور لشکر تشکیل کرنا اتنا ہی آسان، اتنا ہی سادہ ہے جتنا بیری اور کیکر کا درخت لگانا، یہ ٹھیک ہے، یہی وہ ملک ہے جس کے دل جس کے دماغ میں پوری مسلم امہ کا درد موجزن ہے جو چیچنیا کے لئے تڑپتا ہے، عراق کیلئے مچلتا ہے، فلسطین، بوسنیا اور ایسٹ تیمور کے لئے سلگتا ہے جس میں خدائی فوجداروں کی ایک فوج ظفر موج رواں دواں ہے، جو دنیا میں عسکری جہاد کا ٹھیکیدار بن چکا ہے، جس میں جہاد اصغر جہاد اکبر ہو چکا ہے اور جہاد اکبر جہاد اصغر اور جس میں روز اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی فصل بوئی اور کاٹی جاتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے، یہی وہ ملک ہے جو دنیا میں ایک جاہل اور پسماندہ ملک کے طور پر پروجیکٹ ہوا، جس میں فرقوں اور مسلکوں کی جنگ جاری ہے۔ جس نے کافروں کو تو کم مسلمان بنایا لیکن مسلمانوں کو کافر زیادہ ڈکلیئر کیا، جس میں مسجدوں اور امام بارگاہوں میں قتل ہوتے ہیں، جس میں لوگ مسجدوں اور امام بارگاہوں میں جانے سے ڈرتے ہیں، جس میں پولیس کے پہرے کے بغیر مسجد میں نماز ممکن نہیں، جس میں سجدوں کے پیش امام قتلوں میں ملوث پائے جاتے ہیں، جس میں مذاہب اور سیاست دودھ میں پانی اور سفیدی کی طرح ایک ہیں، جس میں مذہبی طبقہ خود کو اسلام کا ٹھیکیدار سمجھتا ہے۔ جس میں کلاشنکوف اور ٹی ٹی مذہب کا حصہ بن چکی ہیں، جس میں مذہبی تعلیم حکومت چلانے کے لئے کافی سمجھی جاتی ہے، جس میں مدرسے سیاسی جماعتوں کے طفیلی ہو چکے ہیں، جس میں البیرونی، بو علی سینا اور ابن خلدون پیدا کرنے والے ادارے نیم تعلیم یافتہ مذہبی رہنما پروڈیوس کر رہے ہیں، یہ ٹھیک ہے، یہی وہ ملک ہے جو "سافٹ سٹیٹ" بن چکا ہے جس میں قانون بالا دست نہیں جس میں "رٹ آف گورنمنٹ" مشکوک ہو چکی ہے، جس کا انٹرنیشنل امیج تباہ ہو چکا ہے اور جو آج تباہی اور بربادی کے دہانے پر کھڑا ہے۔

یہ ساری باتیں، سارے لفظ اور سارے نقطے درست ہیں، یہ سارے شکوک، سارے گلے اور سارے الزام بھی ٹھیک ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ وہ کون سے ادارے، کون سے طبقے اور کون سے لوگ ہیں جنہوں نے اس ملک کا امیج تباہ کیا، جن کے دم قدم سے رٹ آف گورنمنٹ مشکوک ہوئی، جنہوں نے اس ملک کو سافٹ سٹیٹ بنایا، جنہوں نے ابن خلدون، بو علی سینا اور البیرونی پیدا کرنے والے مدرسوں کو نیم تعلیم یافتہ مذہبی رہنما پروڈیوس کرنے پر مجبور کیا، جنہوں نے ٹی ٹی اور کلاشنکوف مدرسے کے طالبان کے ہاتھوں میں دی، جنہوں نے مولویوں کو اسلام کا ٹھیکیدار بنایا، جنہوں نے مسجدوں کے پیش اماموں کو فرقوں اور مسلکوں کا امام بنایا وہ کون ہیں جنہوں نے پاکستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی فصل بوئی، جنہوں نے جہاد اصغر کو جہاد اکبر اور جہاد اکبر کو جہاد اصغر بنایا، جنہوں نے اس ملک میں جہاد کو صنعت کا درجہ دیا، جنہوں نے اس ملک کو عسکری جہاد کا ٹھیکہ دلایا، جنہوں نے لشکر تشکیل دیئے، جنہوں نے جیش ترتیب دیئے، جنہوں نے سپاہیں بنائیں، جہادیوں کے لئے ٹریننگ کیمپ بنانے والے کون ہیں؟ ان ٹریننگ کیمپوں کو اسلحہ فراہم کرنے والے کون ہیں؟ جہاد کے نشر و اشاعت کی اجازت دینے والے کون ہیں؟ وہ کون ہیں جو ان لشکروں اور جیشوں کو زمین خرید کر دیتے رہے؟ انہیں کیمپوں کی تعمیر کے لئے سیمنٹ، بجری، ریت اور اینٹیں مہیا کرتے رہے، انہیں آٹا دالیں اور مصالحے فراہم کرتے رہے، انہیں ڈبل کیبن، ٹربوز اور لینڈ کروزریں کون دیتا رہا؟ صدام حسین کے پوسٹر کون چھپواتا رہا؟ یوم القدس منانے کی اجازت کون دیتا رہا؟ کس کی رضامندی، کس کی اجازت سے کھالیں جمع ہوتی رہیں؟ چندے لینے صدقے اور خیراتیں جمع کرنے کی اجازت کس نے دی؟ وہ کون تھا؟ اس کا نام کیا تھا؟ جس نے طورخم سے کراچی تک مدرسوں کی ایک لمبی زنجیر بنادی، جس نے مولانا، علامہ اور قاری قسم کے لوگوں کو اپنا مشیر، وزیر اور سفیر بنایا جس نے مدرسوں کے استادوں کو اسمبلیوں میں لا بٹھایا، جس نے مدرسوں اور جہادی تنظیموں کے اکاؤنٹس کو پڑتال سے مستثنیٰ قرار دیا، وہ کون ہے؟ وہ کون سے لوگ، کون سے طبقے اور کون سے ادارے ہیں جن کے گھروں کی طرف بھی اس الزام اس جرم اور اس قتل کے کھرے جاتے ہیں۔

ساری باتیں، سارے لفظ سارے نقطے، درست ہیں، سارے الزام، سارے گلے اور سارے شکوے ٹھیک ہیں، سارے خطاب، ساری تقریریں اور ساری بریفنگز بھی صحیح ہیں، لیکن اصل سوال پھر وہیں قائم ہے کہ وہ ملک جس میں حکومت کی اجازت کے بغیر ایک تنور تک نہیں لگایا جا سکتا ایک حمام، ایک سپیڈ بریکر تک نہیں بنایا جا سکتا کیسے مان لیا جائے اس ملک میں اتنی بڑی تبدیلی اتنے بڑے بڑے مدرسے، لشکر، جیش اور کیمپ خود بخود بن گئے تھے۔ جناب عالی یہ خود رو گھاس نہیں جو یونہی اجازت کے بغیر کسی منصوبہ بندی، کسی پلاننگ کے بغیر اگ گئی ہو یہ نظریات کی فصل ہے، جسے جوان ہونے کے لئے ہموار زمین، کھلا پانی، وافر کھاد، گوڈی اور کیڑے مار دوائیں چاہئیں، مجرم کو تو کسی بھی وقت پکڑا جا سکتا ہے لیکن اصل انصاف شریک جرم کو کٹہرے میں کھڑا کرنا ہے، مریض کو تو کسی بھی وقت تندرست کیا جا سکتا ہے لیکن اصل علاج تو مرض کا خاتمہ ہے، افسوس اس بار بھی ہم نے "مجرم" تو پکڑ لیے لیکن جرم کی وجوہات کا تجزیہ کیا اور نہ ہی شریک جرم پر حد لگائی ہم نے مریض کو تو دوا پلا دی لیکن مرض کا مطالعہ کیا اور نہ ہی علاج"۔ (روزنامہ جنگ لاہور 15 جنوری 2002ء)

مغربی تہذیب دجال ہے

مولانا محمد شہاب الدین ندوی چیئرمین فرقانیہ اکیڈمی بنگلور بھارت دجال کی جنت اور دوزخ کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

"مغربی تہذیب جنسی آزادی اور انارکی کی داعی ہے جس میں عصمت و عفت اور پاک دامنی یا روحانیت کے ارتقاء کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے وہ دین و ایمان اور اخلاق و کردار کو ایک ڈھکوسلہ یا دقیانوسیت سے تعبیر کرتے ہوئے محض موج مستی کو ترجیح دیتی ہے۔ اور یہی ہے وہ "دجالی" تہذیب یا شیطانی کلچر جسے آج مغرب مشرقی قوموں پر مسلط کرنا اور عالم انسانی کو حیوانیت کی آخری سرحدوں تک لے جانا چاہتا ہے چونکہ موجودہ گزرے دور میں بھی مشرقی قوموں اور خاص کر مسلم ممالک میں بھی اخلاقی بگاڑ پیدا کرکے "حساب" برابر کر دیا جائے اس دجالی تہذیب کا سب سے بڑا مرکز آج امریکہ ہے جو نوع انسانی کو طرح طرح کے فتنوں میں مبتلا کرنے کے درپے ہے۔ چنانچہ اس کے ایک ہاتھ میں "جنت" ہے تو دوسرے ہاتھ میں "دوزخ" اور وہ اپنے "فرمانبرداروں" کو جنت میں داخل کرتا ہے تو "نافرمانوں" کو دوزخ کی ہوا کھلاتا ہے۔ یعنی انہیں بے موت مرواتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس کی جنت حقیقتاً دوزخ اور اس کی دوزخ حقیقتاً جنت ہے۔

اس اعتبار سے احادیث میں دجال کی جو نشانیاں بتائی گئی ہیں ان میں سے اکثر آج اس شیطانی ملک پر صادق آتی ہیں۔ لہٰذا راقم السطور کی نظر میں دجال غالباً کوئی شخصی وجود نہیں بلکہ بحیثیت مجموعی "مغربی تہذیب" ہی ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک اگست تا نومبر 2001ء ص 90)

بقیہ صفحہ 4

دیئے۔ میں نے پڑھے۔ دل پر بہت اثر ہوا۔ رات خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ ایک کتاب پڑھ رہے ہیں اور بتایا کہ یہ مرزا صاحب کی کتاب ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تو چھوٹی تقطیع کی ہے مرزا صاحب کی کتاب تو بڑی تقطیع کی ہے۔

صبح اٹھا تو دیکھا کہ غلام رسول کی دکان پر ایک شخص بیٹھا ایک کتاب پڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم جو کتاب مانگتے تھے وہ یہ ہے۔ میں نے کہا کہ کتاب تو رات خواب میں مل چکی ہے۔ یہ ازالہ اوہام تھی۔ میں نے اس کو پڑھا۔ میرے بھائی نے مجھ سے پوچھا کہ اب بھی کوئی شک وشبہ باقی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ اور بیعت کا خط لکھ دیا۔

(الفضل 30 اگست 2000ء)

تسکین مل گئی

حضرت مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب ہندوستان کے مشہور سیاسی لیڈران مولانا محمد علی و مولانا شوکت علی صاحبان کے برادر اکبر تھے۔ 1869ء میں بمقام رام پور ضلع مراد آباد (یو۔پی) میں پیدا ہوئے۔ 1888ء میں "ریاض الاخبار" (گورکھ پور) میں حضرت مسیح موعود کا ایک خط الیگزنڈر رسل ویب سفیر امریکہ فلپائن کے نام شائع ہوا تھا جسے دیکھ کر خاں صاحب کو پہلی مرتبہ حضرت اقدس سے غائبانہ تعارف حاصل ہوا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"1900ء میں اکتوبر میں تار پر حکم پہنچنے پر بھون گاؤں تحصیل میں نائب تحصیلدار ہو کر تین ماہ کیلئے گیا۔ تحصیلدار مولوی تفضل حسین صاحب تھے۔ تحصیل میں چارج لیتے ہی بعد وقت کچہری تحصیلدار صاحب مرحوم نے ازالہ اوہام مجھے دیا اور کہا کہ ہمیں پڑھ کر سناؤ میں ان کے مردانہ نشست میں رہتا تھا کیونکہ تنہا تھا۔ میرے لئے جو مکان تھا۔ اسے میں نے استعمال نہیں کیا۔ ازالہ اوہام دو تین دن میں ختم کر دی۔ یہ پہلی تصنیف حضرت مسیح موعود کی تھی جو میری نظر سے گزری۔ دعویٰ مثیل ابن مریم پر اسی ریاض الاخبار نے 1891ء میں اعتراض کیا تھا۔ میرے دل میں الجھن تھی کہ کسی سے پوچھوں مگر زمانہ نوعمری کا تھا۔

طالب علم کی حیثیت، یو۔پی میں کوئی ذکر وفکر بھی نہ تھا۔ کسی ملاقات میں میں نے ایک مرتبہ مولوی تفضل حسین صاحب سے پوچھا تھا۔ انہوں نے سورہ مزمل کی آیت کریمہ (۔) کی دلیل پیش کی جرح پر کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے بلکہ کچھ چشمکیں ہو گئے۔ مجھے یہ خلش تھی۔ ازالہ اوہام کے مطالعہ نے تسکین کر دی اور بیعت کا سوال دل میں فوراً پیدا ہو گیا۔ میں نے استخارہ کیا۔ میرے دل میں پڑا کہ ان آیات کو خود قرآن پاک سے غور سے پڑھوں۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ میں نے شاہ عبدالقادر کا مترجم قرآن شریف لے کر بڑی غور وخوض سے پڑھنا شروع کیا اور چند روز میں سورہ مائدہ کے ختم ہونے تک پوری تسلی ہو گئی پھر میں نے ایک خط مزید احتیاط کے طور پر نظام الدین حسن صاحب شیخ بریلوی کی خدمت میں پہلی عقیدت خاندان چشتیہ کی بناء پر لکھا اور استدعا کی کہ آپ کو میں صاحب کشف سمجھتا ہوں آپ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کی تصدیق فرما کر اعلان کر دیں اور مجھے مطلع فرما دیں کیونکہ حضرت اقدس کے استدلال کے آگے ٹھہرنا تعلیم یافتہ بے تعصب لوگوں کا محال سا نظر آتا ہے۔ اگر دعویٰ صحیح ہے تو ایسی نعمت عظمیٰ سے محرومی کیوں نصیب ہو۔ اگر خدانخواستہ دعویٰ غلط ہو تو ہم لوگوں کو بچنا چاہئے۔ وہ جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی ایسی طاقت نہیں ہے کہ میں مرزا صاحب کے دعاوی بطلان کروں۔ عندالعقل بعض بعض باتیں قرآن کے خلاف معلوم ہوتی ہیں۔ میں تکذیب و بطلان نہیں کر سکتا۔ میرے پاس یہ خط محفوظ تھا اور شاید اب بھی ہو۔ یہی الفاظ تقریباً ہیں۔ پس میرے فیصلے پر کوئی اثر نہ پڑا۔ اب میں نے قصبہ بھوگاؤں میں دعوت الی اللہ شروع کر دی۔ شرفائے قصبہ کہنے لگے کہ تحصیلدار صاحب کے ماتحت لوگ محض ان کے خوش رکھنے کے لئے عقیدت بدل لیتے ہیں بعد میں پھر ویسے ہی ہو جاتے ہیں اور حکیم صاحب کی نظیر بھی پیش کی جو اتاوہ کے تھے اور بعد میں فرخ آباد جا کر سلسلہ کے مخالف ہو گئے۔ میں نے اس کے مناسب جواب دیئے لیکن میں نے ایسے محسوس کیا کہ یہ اثر ان پر غالب ہے۔ استدلال کا جواب وہ بھی نہ دے سکے۔ بعض لوگ متاثر تھے اس زمانہ کی نماز کی لذتیں آج تک یاد ہیں دل چاہتا تھا کہ اک اک گھنٹہ کا سجدہ کریں نماز کی بابت ہنوز علیحدگی کا حکم نہ تھا۔ اس لئے جلد باز اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے سے کوفت ہوتی تھی سوائے جمعہ کے اور کوئی نماز ان کے پیچھے پڑھنا چھوڑ دی تھی ایک دن تحصیلدار صاحب مرحوم ومغفور نے فرمایا کہ بیعت کا خط کیوں نہیں بھیج دیتے ہو؟ میں نے کہا کہ میں تو بیعت کر چکا ہوں (مربی) بنا ہوا ہوں رسمی خط ابھی نہیں بھیجا ہے کسی مصلحت سے۔ فرمایا یہ تو نفاق ہے۔ مجھے اس لفظ سے بہت تکلیف ہوئی۔ میں نے کہا کہ آپ تے اپنے اس عہدے سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں میری حالت کو نفاق سے اگر کوئی دوسرا تعبیر کرتا تو بہت سخت جواب پاتا۔ یہ کہہ کر میں اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا اسباب ان کی مردانہ نشست سے اٹھا کر اپنے مکان میں رکھ لیا۔ دوسرے دن صبح ہی کو انہوں نے معذرت کا پرچہ لکھا اور معافی کی خواہش کی۔ میں نے ان کے محسن ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے ادب واحترام سابق کو پیش کیا۔ وہ میرے پاس فوراً آ گئے اور زبانی عذر کرنے لگے میں نے وجہ عدم تحریر خط بیعت ہنوز ان سے مخفی رکھی جب آخر نومبر میں مدت قائم مقامی ختم ہو گئی میں نے اسی شب میں کہ صبح اس تحصیل کو چھوڑ رہا تھا ایک چوورقہ خط اپنے مفصل حال کا حضرت مسیح موعود کو لکھا اور عرض کیا کہ میرا ایمان ہے کہ حضور کا دعویٰ برحق اور صحیح ہے۔ میں ایسا گندہ دل اور بدافعال ہوں اور قوت توبۃ النصوح بھی نہیں رکھتا مجھے ڈر ہے کہ سلسلہ میں شامل ہو کر لوگوں کی ٹھوکر کا موجب نہ بنوں حضور مجھے سنبھال لیں تو دل وجان سے حاضر ہوں۔ شرف بیعت بخشا جاوے۔ حضور اقدس نے قبولیت بیعت کا اظہار فرمایا اور استغفار لاحول ولاقوۃ، درود شریف اور الحمد شریف کثرت سے پڑھنے کی ہدایت فرمائی اور لکھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو یہ خط لکھ کر مولوی صاحب مرحوم کو جو سات میل کے فاصلہ پر مصروف تحقیقات سرکاری تھے دے دیا اور عرض کیا کہ اس نے بیعت کو بدنام ہونے سے بچانا تھا۔ حضرت کے اس آخری جملے کی بدولت صدہا نشان اس گنہ گار نے معیت ایزدی کے دیکھے ہیں جو خود افسانہ کا حکم رکھتے ہیں اور اب تک دن رات دیکھتا ہوں۔ یہ بیعت کا پروانہ آغاز دسمبر 1900ء میں ملا تھا۔ 1904ء میں گورداسپور دوران مقدمہ کرم دین میں حضور کی دست بوسی اور زیارت نصیب ہوئی 24 روز حضور کے دربار میں حاضر رہا۔ کئی درخواستوں کے مسترد ہونے پر جون 1904ء کو ہمراہی مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بٹالہ ریل کے ذریعہ قادیان شریف دارالامان حقیقی کی زیارت نصیب ہوئی۔ یہ ہے میری بیعت کی ابتداء۔" ("الحکم قادیان" 7 اکتوبر 1934ء ص 11،10)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ۔

مسل نمبر 34345 میں M. Chozin Su`aidy ولد Mr. Muchin پیشہ ریٹائرڈ عمر 65 سال بیعت 1963ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11-2-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 150 مربع میٹر واقع جکارتہ کا 1/2 حصہ مالیتی -/300000000 روپے۔ 2۔ مکان واقع جکارتہ انڈونیشیا کا 1/2 حصہ مالیتی -/75000000 روپے۔ 3۔ زمین برقبہ 1.900 مربع میٹر واقع Sawangan مالیتی -/135000000 روپے۔ 4۔ زمین برقبہ 2100 مربع میٹر واقع Sawangan مالیتی -/115000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/740000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/15000000 روپے سالانہ آمد از دوسرے ذرائع ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد M. Chozin Su`aidy ولد Mr. Muchsin انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ruslandy ولد Di انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Andy Yunardi پسر موصی

مسل نمبر 34346 میں Nanan Sukandar ولد Mr. I. Jenal پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت 1990ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-5-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین بمعہ عمارت واقع جابر انڈونیشیا مالیتی -/15000000 روپے 2۔ چاول کا کھیت رقبہ 1400 مربع میٹر واقع Banjar Sari مالیتی -/20000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/300000 روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Nanan Sukandar ولد Mr. I. Jenal انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Yuyun ولد Mr. M.Abdul Fatah گواہ شد نمبر 2 A. Qudus Ahmad ولد Sulaeman انڈونیشیا

اینٹوں کا سب سے بھاری وزن اٹھانے والا

انگلینڈ کے فریڈ برٹن (Fred Burton) نے 5۔ جون 1998ء کو بیس اینٹیں 'جن کا کل وزن 102.73 کلو گرام بنتا تھا' دو سیکنڈ تک اٹھائے رکھیں۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرمہ انیقہ رشید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع اٹک لکھتی ہیں جیسا کہ احباب کو اخبار الفضل کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہوگا کہ خاکسار کے شوہر مکرم ملک رشید احمد صاحب (سابق امیر ضلع اٹک) مورخہ 13 جولائی 2002ء کو وفات پا گئے۔ اندرون ملک اور بیرون ملک سے بہت سے بزرگان سلسلہ 'عزیز واقارب' بہنوں اور بھائیوں دوستوں اور احباب نے اس غم میں بذریعہ فون۔ خطوط اور خود تشریف لا کر خاکسار اور ان کے بیٹوں کے دلوں کو ڈھارس دی۔ خاکسارہ بذریعہ الفضل سب کا شکریہ ادا کرتی ہے اور دعا کی درخواست کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بیٹوں کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔ ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ اور ہر آن ہمارا حامی و ناصر ہو۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد شفیق صاحب دارالعلوم غربی ثناء و مکرمہ مسرت شاہین صاحبہ کو مورخہ 22-اگست 2002ء کو ایک بیٹی کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام "لبیب احمد" عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم خادم حسین صاحب کا نواسہ اور مکرم ملک محمد اسماعیل صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ احمد علی صاحب مورخہ 11 اگست 2002ء کی رات کو بعارضہ ہارٹ اٹیک پی-او-ایف واہ کینٹ میں وفات پا گئے مرحوم کی عمر تقریباً 65 برس تھی۔ مرحوم 1998ء میں پی-او-ایف سے بطور جنرل مینیجر سول انجینئرنگ ریٹائر ہوئے تھے خدمات دینیہ میں نہایت درجہ ذمہ دار اور مستعد تھے۔ بوقت وفات آپ نائب امیر ہونے کے علاوہ صدر موصیاں' سیکرٹری جائیداد اور صدر تعمیر بیت کمیٹی کے فرائض سر انجام دے رہے تھے۔ مورخہ 12-اگست 2002ء کو آپ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ بعد نماز عصر بیت مبارک میں نماز جنازہ محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک لڑکا مکرم کامران علی اور تین بیٹیاں ہیں جو بفضل خدا سب شادی شدہ ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم طاہر احمد فاروق صاحب کارکن دارالضیافت لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ محترمہ امیر بیگم صاحبہ بنت مکرم میاں محمد صدیق صاحب جھنگ صدر حال مقیم دارالفتوح ربوہ مورخہ 12-اگست کو وفات پا گئی ہیں 12-اگست کو بعد نماز مغرب مکرم مقصود احمد قمر صاحب نے بیت المہدی میں جنازہ پڑھایا۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب دارالفتوح نے دعا کروائی۔ ان کے لواحقین میں ایک بیٹا (خاکسار) ایک بیٹی مکرمہ مسرت پروین صاحبہ ہیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح

مکرم ظہیر الحق صاحب ابن مکرم افتخار الحق صاحب ٹورنٹو کینیڈا (حال مقیم گلشن پارک) کا نکاح ہمراہ مکرمہ عطیۃ العلیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری علیم الدین صاحب امیر حلقہ کیلیاں والا ضلع گوجرانوالہ بعوض مہر مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر پر مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی ضلع لاہور نے مورخہ 12 جولائی 2002ء کو دارالذکر میں پڑھا۔ احباب جماعت سے دونوں خاندانوں اور افراد کیلئے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

مکرمہ صدیقہ نصرت صاحبہ بنت چوہدری غلام حیدر صاحب (اہلیہ چوہدری مسعود احمد صاحب) نے 1972ء میں محلہ دارالبرکات ربوہ سے وصیت کی تھی۔ اور 1984ء میں جرمنی چلی گئیں۔ 2001ء میں اطلاع ملی کہ موصیہ جرمنی سے امریکہ چلی گئی ہیں کوشش کے باوجود رابطہ نہیں ہو رہا۔ اگر موصیہ خود یا ان کے عزیز یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف ARID ایگریکلچر راولپنڈی نے مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بی-ایس-سی-آنرز-ایگریکلچر

ایم-ایس-سی-آنرز-ایگریکلچر

ایم-ایس-سی-اینتھراپالوجی' اکنامکس' باٹنی' سوشیالوجی' بیالوجی' شماریات' بایوکیمسٹری' ذوالوجی' ایم-ایڈ' بی-ایڈ' پی-ایچ-ڈی-ایگریکلچر

داخلہ سے متعلق معلومات کیلئے ڈان مورخہ 20-اگست 2002ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

صدام حسین سے مقابلہ آسان نہیں امریکی جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے رکن اور میرین کور کے کمانڈر جنرل جیمز ایل نے واشنگٹن ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ صدام حسین سے مقابلہ آسان نہیں ہوگا۔ افغانستان کی طالبان حکومت کے مقابلے میں صدام حسین کے پاس عصر حاضر کے جدید ترین ہتھیار موجود ہیں۔ یقیناً صدام وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی تیاری میں مصروف ہے۔ عراق پر حملہ کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے تاہم اتحادیوں اور کانگرس سے صلاح مشورہ کیا جائے گا افغانستان میں آزمائے گئے فوجی حربے عراق میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

فسادات پھوٹ پڑے شمالی آئرلینڈ میں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک عیسائیوں میں فسادات پھوٹ پڑے ہیں۔ ہنگاموں کے دوران متعدد گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں اور چھ پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔

مسلمانوں سے امتیازی سلوک اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ 11 ستمبر کے واقعات اور مشرق وسطی میں کشیدگی کے باعث عالمی سطح پر نسل پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحانات سے یہودیوں پر حملوں کی شرح میں اضافہ ہوا جبکہ مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک برتا گیا۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دنیا بھر میں نسل پرستی کے ابھرنے اور مسلمانوں کے الگ تھلگ ہونے کی وجہ امریکہ پر ہونے والے 11 ستمبر کے حملے بھی ہو سکتے ہیں۔ جس کے باعث مسلمانوں اور عربوں کو دہشت گردی کی لسٹ میں شامل کر لیا گیا۔

القاعدہ اور طالبان کی تلاش القاعدہ اور طالبان کی تلاش کیلئے امریکی اور افغان فوج نے خوست شہر کے مضافات میں نیا آپریشن شروع کر دیا ہے افغان وزیر دفاع نے پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ القاعدہ اور طالبان کے دہشت گرد پاکستان کے قبائلی علاقوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ جبکہ کچھ افغان سرحدی علاقوں میں بھی موجود ہیں۔

سعودی' عراقی تعلقات عراقی نائب وزیر خارجہ یاسین رمضان نے کہا ہے کہ سعودی عرب جس وقت بھی چاہے عراق کے ساتھ تعلقات بحال کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا سعودی عرب جب چاہے ہم تعلقات بحال کرنے کیلئے مکمل تیار ہیں۔ یاد رہے سعودی حکومت نے 1991ء کی خلیج جنگ کے موقع پر عراق سے سفارتی تعلقات توڑ لئے تھے۔

امتحانات میں لڑکیوں کی شاندار کارکردگی جی سی ایس سی امتحانات میں لڑکوں کی نسبت شاندار نتائج نے برطانوی حکومت کو پریشان کر دیا ہے۔ لڑکیوں نے تقریباً تمام مضامین میں لڑکوں کو مات دی ہے۔ اس امتحان میں قریباً چھ لاکھ طلباء نے حصہ جس میں کامیابی کی شرح 87.9 فیصد رہی۔

دنیا کی آبادی ورلڈ بنک کی سالانہ رپورٹ میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ 2050ء تک دنیا کی آبادی 9-ارب ہو جائے گی۔ بنک کے ترجمان نے بتایا کہ آبادی میں اضافے سے اقتصادی ترقی کی رفتار میں کمی آتی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ اس عرصے میں دنیا کی دو تہائی آبادی شہروں میں رہائش پذیر ہوگی۔ جس سے پانی' توانائی' ہاؤسنگ اور تعلیم کی ضروریات میں بے پناہ اضافہ ہو جائے گا۔

ڈالر کی بجائے گولڈ دینار اسلامی ممالک نے باہمی تجارت ڈالر یا دیگر عالمی کرنسیوں میں کرنے کی بجائے گولڈ دینار میں کرنے کے پلان پر کام شروع کر دیا ہے۔ گولڈ دینار کا وزن 4.3 گرام سے ایک اونس تک ہوگا۔ رکن ممالک ہر تین ماہ بعد تجارت طے کریں گے۔ اس کا کسٹوڈین بینک آف انگلینڈ بھی ہو سکتا ہے۔ منصوبے پر اگلے سال عمل درآمد ہوگا۔ ملائیشیا کی تجویز کردہ اس پلان کے تحت گولڈ دینار میں تجارت الیکٹرک یونٹ آف ویلیو پر ہوگی۔ غیر مستحکم کرنسیوں میں اتار چڑھاؤ کا اس پر اثر نہیں ہوگا۔

مسئلہ کشمیر کھٹمنڈو میں سارک وزراء خارجہ کے اجلاس کے دوران وزیر خارجہ انعام الحق اور بھارتی وزیر خارجہ یشونت کی طرف سے ہاتھ ملانے پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ محض ہاتھ ملانے سے مسئلہ کشمیر حل نہیں ہوگا دلوں کا میل دور کرنے کی ضرورت ہے پاکستان مذاکرات سے مسائل حل کرنا چاہتا ہے لیکن بھارت دور بھاگ رہا ہے۔

اسرائیلی اور فلسطینی سیکورٹی حکام میں مذاکرات فلسطینی سیکورٹی کے ذرائع نے بتایا ہے کہ اسرائیلی اور فلسطینی سیکورٹی حکام میں مذاکرات ہوئے۔ بیت اللحم اور غزہ سے اسرائیلی افواج کے انخلا پر بنیادی مفاہمت ہوئی۔ اجلاس مثبت ماحول میں ہوا۔ اسرائیل نے انسانی بنیادوں پر فلسطینی آبادی کی زندگیوں کے تحفظ کے لئے اقدامات کا یقین دلایا اور فلسطینیوں نے امن کے قیام اور تشدد روکنے پر رضامندی ظاہر کی۔

نیپال میں طیارہ تباہ نیپال میں نجی فضائی کمپنی کا ایک چھوٹا طیارہ تباہ ہونے سے 13 جرمن سیاحوں سمیت 18 افراد ہلاک ہو گئے۔

500 مسلمان جاں بحق ہو چکے ہیں بھارتی ریاست گجرات میں ہونے والے بدترین مسلم کش فسادات کے دوران لاپتہ ہونے والے پانچ صد سے زائد مسلمان ابھی تک لاپتہ ہیں۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہ ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔

قاتلانہ حملہ فلسطین کی جہاد اسلامی تحریک کے لیڈر پر قاتلانہ حملہ میں ایک فلسطینی خاتون جاں بحق اور ایک بچہ زخمی ہو گیا۔ اسرائیلی نے فوج حماس کے رہنما سمیت تین فلسطینیوں کو اغوا کر لیا ہے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع و غروب

ہفتہ	24-اگست	زوال آفتاب	1-10
ہفتہ	24-اگست	غروب آفتاب	7-45
اتوار	25-اگست	طلوع فجر	5-11
اتوار	25-اگست	طلوع آفتاب	6-37

تمام ادویات پر 15 فیصد سیلز ٹیکس ختم کر دیا

گیا حکومت نے ادویات پر جی ایس ٹی کے نفاذ کو ایک غلطی قرار دیتے ہوئے ہر قسم کی ادویات پر جی ایس ٹی کو فوری طور پر ختم کر دیا ہے- اس فیصلہ کا اعلان وزیر خزانہ شوکت عزیز اور وفاقی وزیر صحت نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا- وزیر خزانہ نے کہا کہ ادویات سے جی ایس ٹی ہٹانے کے بارے میں فیصلہ سے آئی ایم ایف اور دوسرے ڈونرز کو آگاہ کر دیا گیا ہے- اور انہوں نے بھی اس کی حمایت کی ہے- انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال ادویات پر جی ایس ٹی کا نفاذ ٹیکس اصلاحات کے پروگرام کے تحت کیا گیا تھا- ٹیکس اصلاحات کا مقصد نیٹ کو بڑھانے کے علاوہ ٹیکسوں کی تعداد کم کرنا تھا- گزشتہ سال ٹیکس لگانے پر عوام نے ردعمل ظاہر کیا اور اس پر تنقید کی تھی انہوں نے کہا کہ عوام کو ریلیف دینے کی غرض سے تمام ادویات جن میں ہومیو پیتھک اور ویٹرنری ادویات بھی شامل ہیں سے جی ایس ٹی فوری طور پر ہٹا لیا گیا ہے- اس سے ادویات کی قیمتیں کم ہو جائیں گی-

نیب کی تنظیم میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی

نیب کے چیئرمین نے کہا ہے کہ منتخب حکومت کے قیام کے بعد بھی نیب کی تنظیم میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی- اور یہ ادارہ مداخلت کے بغیر اسی طرح کام کرتا رہے گا- انہوں نے کہا کہ احتساب کسی صوبے یا بالخصوص پارٹی کے خلاف نہیں بدعنوانی میں ملوث کوئی بھی شخص احتساب سے نہیں بچ سکے گا- انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ سپریم ادارہ ہوگا لیکن نیب کو ختم کرنا اس کے لئے بھی مشکل ہوگا-

طویل سیاسی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دینگے

صدر جنرل مشرف نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ حکومت عام انتخابات میں بیلٹ پیپر کے تقدس کو یقینی بنائے گی- سیاسی جماعتوں کو طویل سیاسی سرگرمیوں کی اجازت دینے سے ملک میں افراتفری پھیلے گی- لہٰذا حکومت اس کی اجازت نہیں دے گی-

بے نظیر نے دو حلقوں سے کاغذات نامزدگی

جمع کرا دیئے پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے قومی اسمبلی کی دو نشستوں حلقہ این اے 204 لاڑکانہ I اور حلقہ 207 لاڑکانہ iv کے کاغذات نامزدگی جمع کرا دیئے گئے یہ کاغذات جو لندن میں پاکستانی ہائی کمشنر سے باقاعدہ تصدیق شدہ تھے لاڑکانہ بھیجے گئے تھے- کاغذات نامزدگی داخل کرائے جانے کے موقع پر بے نظیر کے حامیوں نے ان کی حمایت میں نعرے بھی لگائے قبل ازیں سندھ ہائی کورٹ کے دو رکنی بنچ نے پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن کو کاغذات داخل کرانے کی اجازت دے دی تھی-

کراچی کی سٹاک مارکیٹ میں زبردست تیزی

پی ایس او کی طرف سے ریکارڈ منافع کے اعلان پر کراچی سٹاک ایکسچینج پانچ ماہ کے دوران سب سے زیادہ (2.8 فیصد) بڑھ گئی- کاروبار کے اختتام پر کے ایس ای 100 انڈیکس 51.77 پوائنٹس سے بڑھ کر 1,924.77 ہو گیا- پی ایس او نے اس سال تین ارب 20 کروڑ روپے منافع کا اعلان کیا- جو گزشتہ برس سے چالیس فیصد زیادہ ہے-

پی آئی اے نے مسافروں کے سامان کی

حد بڑھا دی پی آئی اے نے یورپ، خلیجی ممالک اور سعودی عرب آنے اور جانے والے مسافروں کے سامان کی حد میں اضافہ کر دیا ہے- پہلے اکانومی کلاس کے مسافروں کو 20 کلو اور کلب کلاس کے مسافروں کو 30 کلو سامان لے کر جانے کی اجازت تھی- اس سے زائد سامان پر مسافروں سے اضافی پیسے لئے جاتے تھے- ایم ڈی پی آئی اے نے اب اکانومی کلاس کے مسافروں کو 30 کلو اور کلب کلاس کے مسافروں کو 40 کلو سامان لے جانے کی اجازت دے دی ہے- ان احکامات پر فوری عملدرآمد کی ہدایت کی گئی ہے- امریکہ اور کینیڈا جانے والے مسافروں کو پہلے ہی 64 کلو وزن لے جانے کی اجازت ہے-

صوبائی وزیر مذہبی امور بھی الیکشن لڑینگے

روزنامہ دن 23-اگست 2002ء کی رپورٹ کے مطابق صوبائی وزیر مذہبی امور غلام سرور قادری آئندہ انتخابات میں قومی وصوبائی اسمبلی کی نشستوں پر بیک وقت الیکشن لڑیں گے- اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کچھ دوستوں کی طرف سے الیکشن میں حصہ لینے کے لئے دباؤ ہے اس لئے گورنر سے مشاورت کے بعد مسلم لیگ (ق) کے ٹکٹ پر انتخابات میں حصہ لوں گا- یاد رہے کہ صوبائی وزیر موصوف نے اپنے 19-اگست 2002ء (رپورٹ نوائے وقت 20 اگست 2002ء) کے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ اسلام میں الیکشن کا کوئی تصور نہیں بلکہ اسلام سلیکشن کا قائل ہے- حالیہ انتخابات ملتوی کر دینا چاہئیں- الیکشن ملک کے لئے نقصان دہ ہوتے ہیں- ان کی بجائے مجلس شوریٰ بنائی جائے-

آئینی ترامیم لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج صدر

جنرل مشرف کے جاری کردہ لیگل فریم ورک آرڈر 2002ء کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے- پاکستان لائرز فورم نے آئینی ترامیم کے خلاف اپنی درخواست پیش کی ہے-

پاکستان کو داخلی سطح پر بڑے چیلنجوں کا

سامنا ہے آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر اور صدر کے پریس سیکرٹری جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ پاکستان کو داخلی سطح کے بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے- اگر ہمیں اندرونی سطح پر شکست ہوتی ہے تو بیرونی طاقتوں کو صورتحال خراب کرنے کا موقع مل سکتا ہے- جو کہ سلامتی کیلئے خطرناک ثابت ہوگا- انہوں نے کہا کہ سلامتی کے استحکام کیلئے ضروری ہے کہ ملک اقتصادی اور سماجی لحاظ سے مضبوط ہو- انہوں نے ان خیالات کا اظہار انگریزی جریدے دی ڈائس کو انٹرویو میں کیا-

ریونیو بورڈ پنجاب کے ملازمین کو زمین دی

جائے گی گورنر پنجاب نے بورڈ آف ریونیو پنجاب کو ہدایات جاری کی ہیں کہ گریڈ 16 تک کے ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد ساڑھے 12 ایکڑ زمین کی الاٹمنٹ کے سلسلے میں سمری جلد از جلد تیار کر کے انہیں بھجوائی جائے- دریں اثناء گورنر پنجاب نے لاہور پارک رائیونڈ روڈ کو سفاری پارک کے طور پر ترقی دینے اور جلو پارک لاہور کے نادر خوبصورت پرندوں کو قدرتی ماحول میں رکھنے کے لئے جدید انداز کے وسیع وعریض گرین ہاؤس تعمیر کرنے کی ہدایت کی ہے-

SHARIF
JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

زاہد اسٹیٹ ایجنسی
لاہور- اسلام آباد- کراچی میں جائیداد کی
خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210 - 042-5415592
موبائل نمبر 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

ایم-اے اکنامکس، ایم-اے انگلش، ایم-اے اردو کی کلاسز
گزشتہ سال کامیاب اجراء کے بعد اس سال بھی طلباء و طالبات کیلئے علیحدہ علیحدہ یکم ستمبر سے ایم-اے کی کلاسز کا آغاز کیا جا رہا ہے- مزید معلومات کیلئے نیشنل کالج فون: 212034

جرمن و لوکل ہومیو پیتھک ادویات
جرمن و لوکل ہومیو پیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات، سادہ ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک وغیرہ رعائتی قیمتوں پر دستیاب ہیں- نیز 117 ادویات کے جرمن پوٹینسی سے تیار شدہ بریف کیس دستیاب ہیں-
کیور ٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ- فون 213156

❖ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپ کی اور آپ کے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں-
❖ اب ایک نو انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں ❖ عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں ❖ نیز گاڑیاں بھی کرایہ پر دستیاب ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز
ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
☎ دکان 211584
پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61